کتابتِ مصاحف اور عِلمِ ضبط (۴)

علاماتِ ضبط کی ابتداء' ان کے متنوع ارتقاء اور ان کے زمانی اور مکانی ممیّزات کا اجمالی جائزہ

پروفیسر حافظ احمد یارؒ

علاماتِ ضبط کا اجمالی بیان

۳۴۔ اس فن کی کتابوں کے مطالعہ سے اور مختلف ملکوں اور زمانوں کے قلمی اور مطبوعہ مصاحف [۷۶] کے تتبع سے معلوم ہوتا ہے کہ کتابت مصاحف میں حروف کی نطقی کیفیت کو متعین کرنے کے لئے بنیادی مواقع ضبط (جہاں کسی علامت کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے) پانچ ہیں' یعنی حرکت' سکون' شد' مد اور تنوین۔ مگر علم قراءت و تجوید کے تقاضوں کے پیش نظر ان بنیادی پانچ مواقع میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ مزید نطقی کیفیات کو ضبط کرنے کی ضرورت درپیش آتی ہے۔ مثلاً حرکت[۱] سے حرکاتِ ثلاثہ قصیرہ (ـَ ـِ ـُ) اور ان کی بعض خاص نطقی کیفیات مثلاً اشمام' روم' اختلاس' امالہ یا بعض خاص حروف کی ترقیق یا تفخیم کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ سکون[۲] کی صورت میں بعض خاص صوتی اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً نون یا میم ساکنہ کا اخفاء و اظہار یا حروف "قطب جد" میں قلقلہ کی کیفیت وغیرہ۔ اسی طرح تشدید[۳] ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں سکون اور حرکت کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی یہ متحرک حرف کے بعد آتی ہے اور کبھی ساکن حرف کے بعد۔ تنوین[۴] کی اپنی مخصوص علامات ہیں۔ مزید برآں تنوین کا ملفوظی نون ساکنہ ہو یا عام مکتوبی نون ساکنہ' ان کے بعض دوسرے حروف کے ساتھ امتزاج اور اجتماع سے چند مخصوص صوتی اور نطقی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً اخفاء' اظہار' اقلاب' ادغام اور نون تنوین کے مابعد کے حرف ساکن سے اتصال کا طریقہ وغیرہ۔

حرکاتِ طویلہ یعنی مدّ کی مختلف صورتوں میں حروف مدہ کے طریق ضبط کے علاوہ ہائے کنایہ اور لام جلالت کا طریق اشباع بھی شامل ہے۔

☆ ان کے علاوہ رسم عثمانی کی بعض خصوصیات بھی مخصوص قسم کی علامات کی متقاضی ہوتی ہیں، مثلاً اصل مصاحف عثمانی میں ہمزہ متوسطہ یا متطرفہ کا نہ لکھا جانا یا ایسے حروف لکھے جانا جو پڑھے نہیں جاتے [زیادۃ فی الھجاء] یا ایسے حروف نہ لکھے جانا جو پڑھنے میں آتے ہیں [یعنی نقص فی الھجاء] وغیرہ۔ اس قسم کے امور بھی مخصوص رموز ضبط کی ایجاد کے متقاضی ہوئے۔ کتابتِ ہمزہ عربی زبان کی عام املاء میں بھی باعث صعوبت بنتی ہے۔ (۷۷) لیکن مصاحف میں اس کے اپنے مخصوص رسم بلکہ "عدم رسم" سے پیدا ہونے والے مختلف قراءت کے اپنے اپنے احکامِ ہمزہ مثلاً تحقیق، تسہیل یا بین بین وغیرہ نے اسے مزید پیچیدہ فن بنا دیا ہے۔ المحکم اور الطراز میں سب سے طویل بیان کتابت ہمزہ اور اس کے قواعد کا ہے (۷۸)۔ اور یہ تو ہمزۃ القطع کا قصہ ہے، ہمزۃ الوصل یا الف الوصل کو ہمزہ القطع سے ممتاز کرنے کے لئے مخصوص علامت (صلۃ) کی ایجاد اور ہمزۃ الوصل میں وصل و ابتداء کی علامت کا تعین بھی اس فن (ضبط) کا ایک خاص موضوع ہیں۔ اسی طرح کتابت ہمزہ ہی کے ضمن میں یہ دلچسپ بحث کہ "لا" میں کون سا سرا الف اور کون سا لام ہے، اس بحث نے بھی اہل مشرق اور اہل مغرب کے طریق ضبط میں ایک زبردست تنوع پیدا کر دیا ہے۔ اور علم الضبط میں کسی حرف کو ہر قسم کی علاماتِ ضبط سے خالی رکھنے (تعریۃ) کے بھی مختلف قواعد ہیں، وغیر ذلک۔

۳۵۔ اس طرح اگر تفصیل میں جائیں تو یہی پانچ بنیادی علاماتِ ضبط پھیل کر چالیس سے زائد علامات کی شکل اختیار کر جاتی ہیں، جن کے ناموں کی تفصیل یوں ہے۔

(۱) حرکات قصیرہ

۱۔ علامت فتحہ ۲۔ علامت کسرہ ۳۔ علامت ضمہ

(۲) سکون:

۱۔ عام علامت سکون ۲۔ علامت سکون برائے میم مخفاۃ

۳۔ علامت سکون برائے میم مظھرۃ ۴۔ ساکن نون کے اخفاء کی علامت
۵۔ ساکن نون کے اظہار کی علامت ۶۔ ساکن نون کے اقلاب بمیم کی علامت
۷۔ ساکن نون کے ادغام تام کی علامت ۸۔ ساکن نون کے ادغام ناقص کی علامت
۹۔ علامتِ سکون برائے قلقلہ

(۳) تشدید (شَدّ):

۱۔ عام علامتِ تشدید ۲۔ حرفِ مشدد کی حرکت کا ضبط
۳۔ مُدغم بتشدید کا تعریۃ

(۴) تنوین:

۱۔ عام علامت تنوین کا اصول ۲۔ تنوین رفع کی علامت
۳۔ تنوین نصب کی علامت ۴۔ تنوین جر کی علامت
۵۔ تنوین کے نون ملفوظی کی علامت اخفاء
۶۔ تنوین کے نون ملفوظی کی علامت اظہار
۷۔ تنوین کے نون ملفوظی کے اقلاب بمیم کی علامت
۸۔ تنوین کے نون ملفوظی کے ادغام تام کی علامت
۹۔ تنوین کے نون ملفوظی کے ادغام ناقص کی علامت
۱۰۔ تنوین کے نون ملفوظی کے اتصال مابعد کا ضبط

(۵) حرکاتِ طویلہ:

۱۔ مد طبیعی یا اصلی کی علامت ۲۔ مد فرعی کی علامت ضبط
۳۔ محذوف حروف مد کی علامات ۴۔ ہائے کنایہ اور لام جلالت کا ضبط

(۶) زیادۃ فی الھجاء

۱۔ حروفِ زوائد کی اقسام ۲۔ حرفِ زائد کی علامت

(۷) نقص فی الھجاء (حذف) :

۱۔ حروفِ محذوفہ اور ان کی علاماتِ اثبات

(۸) ہمزہ اور اس کی اقسام :

۱۔ ہمزۃ الوصل کی علامت

۲۔ ہمزۃ الوصل کے ماقبل کی حرکت کی علامت

۳۔ ہمزۃ الوصل میں وصل اور ابتداء کی علامت

۴۔ ہمزۃ القطع کی علامتِ ضبط

۵۔ تسہیل ہمزۃ کا طریق ضبط

(۹) "لا" کی بحثِ ترکیب

۱۔ "لا" میں لام اور الف کی تعیین اور ان کا ضبط

(۱۰) ابدالِ حروف

۱۔ بدلنے والے حرف اور ان کا ضبط

(۱۱) مخصوص نطقی کیفیات

۱۔ امالہ کی علامت
۲۔ اشمام کی علامت
۳۔ علامتِ رَوم
۴۔ علامتِ اختلاس
۵۔ علامتِ قلقلہ

(۱۲) تعریہ کے قواعد

۳۶۔ یہی (مذکورہ بالا) وہ مواضع ضبط ہیں، جن میں سے اکثر کا بیان کتب ضبط میں ملتا ہے یا جو مختلف مصاحف میں مشاہدہ کئے جا سکتے ہیں۔ البتہ عملاً کتابت مصاحف میں ان مواقع ضبط کے لئے علامات ضبط کی تعیین میں بعض نے اجمال سے کام لیا ہے اور بعض نے تفصیل سے۔ بعض نے ایک ہی علامت کو متعدد مواقع کے لئے استعمال کیا ہے اور بعض نے ہر

موقع کے لئے ایک الگ علامت ضبط کے استعمال پر زور دیا ہے۔

مزید برآں بعض دفعہ ایک ہی موقع ضبط کیلئے متعدد اور متنوع علامات ضبط بھی استعمال کی جاتی رہی ہیں اور اس تنوع کی گنجائش کی سند خود کتب ضبط سے مل جاتی ہے۔(۷۹)

اور اس تنوع میں زمانی اور مکانی خصوصیات کو تو اتنا بڑا دخل ہے کہ کتاب "المحکم" میں مختلف علاقوں یا مختلف ادوار کے مصاحف اور ان کے متنوع ضبط کے حوالے بکثرت ملتے ہیں۔(۸۰)

☆ علاماتِ ضبط میں تنوع کی یہ وسعت قلمی دور میں زیادہ تھی 'جب مختلف علامات و رموز رنگ دار بلکہ بعض دفعہ مختلف اور متعدد رنگوں میں ظاہر کی جاتی تھیں۔ دورِ طباعت میں بھی یہ تنوع موجود ہے لیکن کم ہو گیا ہے۔ اور اب، جبکہ متعدد رنگوں والی طباعت (مہنگی سہی مگر) ناممکن نہیں رہی' تو ان پرانی خصوصیات کے حامل مصاحف بھی شائع ہونے لگے ہیں۔ اس کی ایک آدھ مثال ترکی اور ایران کے مطبوعہ مصاحف میں بھی ملتی ہے تاہم نائیجیریا سے شائع ہونے والے بعض مصاحف تو ہو بہو قلمی دور کا نمونہ ہیں۔(۸۱)

علاماتِ ضبط کا تفصیلی بیان

۳۷۔ کتابتِ مصاحف میں علامات ضبط کے اس تنوع کے مکمل اور مفصل تقابلی مطالعہ کے لئے کتبِ علم الضبط سے زیادہ مختلف ادوار اور مختلف ممالک کے قلمی اور مطبوعہ مصاحف کا اتنا ہی دقیق مشاہدہ درکار ہے 'جس طرح اہل علم اور اصحاب ذوق کے ایک گروہ نے مصاحف امصار اور خصوصاً مختلف مقامات پر بھیجے گئے مصاحف عثمانی کا لفظ بلفظ مطالعہ کر کے علم مرسوم المصاحف کی بنیاد رکھی تھی۔ اس قسم کا کام فی زمانا کوئی ادارہ ہی سرانجام دے سکتا ہے۔ بہرحال بارش کے پہلے قطرے کی سی جسارت سے کام لیتے ہوئے اس دلچسپ بحث کا کچھ حصہ' بلکہ شاید ایک غیر مربوط سا خاکہ۔ جو مقالہ نگار کے محدود مطالعہ و مشاہدہ اور ناقص علم پر مبنی ہے' قارئین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ ان علامات کا اجمالی خاکہ پیراگراف نمبر ۳۵ میں دیا جاچکا ہے' اب اسی ترتیب سے ان کی تفصیل پیش

خدمت ہے۔

۳۸۔ حرکاتِ قصیرہ : یعنی فتحہ، کسرہ اور ضمہ شروع میں ابوالاسود کے طریقہ پر رنگ دار نقطوں سے ظاہر کی جاتی تھیں [۸۲]۔ اس کے بعد الخلیل کی ایجاد کردہ حرکات (ـَ، ـِ، ـُ) استعمال ہونے لگیں اور یہی اب تک رائج ہیں۔ البتہ حرکاتِ ثلاثہ کی شکلوں میں تنوع ہے۔ فتحہ اور کسرہ بعض دفعہ بالکل ہلکی افقی لکیر کی طرح لکھی جاتی ہیں۔ یہ چیز بیشتر افریقی ممالک کے مصاحف، خط بہار میں لکھے ہوئے مصاحف اور بعض ایرانی مطبوعہ مصاحف میں مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔ ضمہ کی شکل میں زیادہ تنوع پایا جاتا ہے مثلاً و، ہ، ر، د یا ﮐ وغیرہ [۸۳]۔ بعض ممالک میں حرکاتِ ثلاثہ (اور دیگر علامات ضبط بھی) ہمیشہ سرخ رنگ سے ظاہر کرنے کا رواج رہا ہے اور بعض دفعہ متن اور علاماتِ ضبط وغیرہ میں رنگوں کا تنوع آرائشی نقطۂ نظر سے اختیار کیا جاتا رہا ہے۔ [۸۴]

۳۹۔ سکون : ابوالاسود نے خود تو حرف ساکن کے لئے کوئی علامت وضع نہیں کی تھی، البتہ نقط مصاحف میں ان کے متبعین نے علامت سکون کے طور پر حرف ساکن کے اوپر ہلکی سی سرخ افقی لکیر (جرۃ حمراء) تجویز کی تھی۔ اہل مدینہ اس کے لئے سرخ گول دائرہ استعمال کرتے تھے۔ [۸۵] الخلیل نے اس کے لئے "ـ ج" اور "ہ" تجویز کیا جس میں جزم کے "ج یا "م" کی طرف اشارہ ہے [۸۶] اور یہی دو علامتیں آج کل استعمال ہوتی ہیں۔ افریقی ممالک میں زیادہ تر "ہ" کا اور مشرقی ملکوں میں "ـ ج" یا "د" کا رواج ہے۔ بعض "د" کو خاص نون ساکنہ مظہرہ کے لئے استعمال کرتے ہیں اور "ہ" کو عام علامت سکون کے طور پر یا نون مخفاۃ اور میم مخفاۃ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ [۸۷]

☆ مشرقی ممالک میں سے چین میں عام علامتِ سکون "ہ" ہی استعمال ہوتی ہے۔ اگرچہ وہاں اس کے لئے کبھی کبھار دوسری علامت "د" بھی استعمال کر لیتے ہیں اور بظاہر دونوں علامات بغیر کسی "رمزِ تمیز" ہونے کے مستعمل ہیں۔ یہی صورت بعض ایرانی مطبوعہ مصاحف کے اندر دیکھنے میں آئی ہے۔ [۸۸]

☆ بعض اہل علم نُقّاط نے مختلف مقاصد کے لئے مختلف علامتہائے سکون وضع کی ہیں۔ مثلاً نون یا میم ساکنہ مظہرہ کے لئے "د" اور نون یا میم مخفاۃ کے لئے "ہ" نون ساکنہ

کے ادغام ناقص کے لئے " ں " اور قلقلہ کے لئے " ۸ "۔[۸۹]

☆ عرب اور افریقی ممالک میں ادغام تام کی صورت میں نون ساکنہ کو علامت سکون سے خالی رکھا جاتا ہے اور حرف مدغم فیہ پر علامت تشدید ڈالتے ہیں اور ادغام ناقص یا اخفاء کی صورت میں نون کو عموماً علامت سکون سے اور اگلے حرف کو تشدید سے خالی رکھا جاتا ہے' یعنی اخفاء اور ادغام ناقص کے مابین کوئی علامت تمیز مقرر نہیں ہے۔[۹۰] یہ طریقہ نہ صرف خود علامہ التنسی کی تصریح کے خلاف ہے[۹۱]' بلکہ اس لحاظ سے بھی غلط ہے کہ اس میں "ادغام مع الغنہ" کی کوئی رعایت نہیں کی گئی۔ یعنی حرف مدغم فیہ کے "و" یا "ی" ہونے کی صورت میں یا کوئی دوسرا حرف ہونے میں کوئی فرق روا نہیں رکھا گیا۔ مثلاً ان مصاحف (مصری' سعودی اور سوڈانی) میں "مِن تَحۡتِهَا" "مِن ثَمَرَةٍ" کی طرح "مَن يَقُولُ" اور "مِن وَالٍ" لکھا گیا ہے' حالانکہ آخری دو مثالوں میں یّ اور وّ کا ادغام مع الغنہ ہے ان مصاحف میں قاری کے لئے اس غنہ کی پہچان کی کوئی علامت نہیں ہے۔

☆ البتہ لیبی اور تونسی مصاحف بروایت قالون میں وّ اور یّ کی صورت ادغام میں نون ساکنہ پر علامت سکون اور وّ یا یّ پر تشدید بھی ڈالی گئی ہے' یعنی "مَنۡ يَّقُولُ" اور "مِنۡ وَّالٍ" لکھا گیا ہے۔ یہی طریقہ صاحب الطراز نے الدانی اور ابو داؤد کا "اختیار" قرار دیا ہے[۹۲] اور ٹھیک یہی طریقہ تمام پاکستانی مصاحف میں استعمال ہوتا ہے اور اس لحاظ سے مصری اور سعودی مصاحف کا ضبط ناقص ہے۔ پاکستان کے "تجویدی مصحف" میں ادغام مع الغنہ سے قاری کو بروقت متنبہ کرنے کے لئے نون پر مخصوص علامتِ سکون (" ں ") ڈالی گئی ہے ور یہ اس مصحف کی مزید خوبی ہے۔[۹۳]

☆ ساکن نون کے قبل از "ب" ہونے کی وجہ سے اس کے اقلاب بمیم کی صورت میں "ن" پر علامت سکون کی بجائے چھوٹی سی میم (م) لکھی جاتی ہے[۹۴] اور بعض اس "م" کے اوپر علامتِ سکون ڈالتے ہیں۔[۹۵] یعنی پہلی صورت میں "مِنۢ بَعۡدِهٖ" لکھیں گے اور دوسری صورت میں یہ لفظ یوں لکھا جائے گا۔ "مِنۢ بَعۡدِهٖ"۔

☆ "قطب جد" یعنی حروف قلقلہ کے لئے مخصوص علامتِ سکون " ۸ " بھی صرف پاکستانی "تجویدی مصحف" کی خصوصیت ہے' کسی اور ملک یا کسی بھی دور کے مصاحف میں

حروف قلقلہ کے لئے مختص علامت سکون دیکھنے اور سننے میں نہیں آئی۔

☆ قلمی دور میں بعض دفعہ اخفاء یا اظہار کے لئے نون ساکنہ کے بعد یا اس کے ساتھ کوئی خاص علامت سرخ سیاہی سے بنا دی جاتی تھی، مثلاً اخفاء کے لئے تین نقطے "∴" اور اظہار کے لئے نون ساکن کے نیچے ایک مختصر سرخ نون ("ن") لکھ دیتے تھے، یہ چیز چین کے قلمی مصاحف میں دیکھی گئی ہے۔ خط بہار میں لکھے گئے مصاحف میں سے بعض میں صرف علامت اظہار کے طور پر سرخ "ن" حرف کے اوپر لکھا جاتا تھا اور اخفاء کے لئے کوئی علامت استعمال نہیں کی جاتی تھی۔ اس کے برعکس بعض قلمی مصاحف میں علامت اظہار کے لئے ایک سرخ "ن" اور علامت اخفاء کے لئے سرخ "خ" لکھی جاتی تھی۔[۹۶]

اسی طرح بعض چینی قلمی مصاحف میں نون ساکنہ یا میم ساکنہ کے اخفاء (ہر دو) کے لئے دو سرخ نقطے (:) بھی نظر سے گذرے ہیں۔ بعض دفعہ ساکن نون کے اخفاء کو ظاہر کرنے کے لئے متعلقہ حرف پر "خ"، اظہار کے لئے "ن" اور ادغام کے لئے "د" یا بعض دفعہ "غ" سرخ سیاہی سے لکھے جاتے تھے[۹۷]۔ پاکستانی "تجویدی مصحف" میں میم مخفاۃ اور نون مخفاۃ دونوں کے لئے ایک قسم کی علامت سکون "⌒" اختیار کی گئی، صرف نون مظہرہ کے لئے الگ علامت سکون ہے۔

۴۰۔ تشدید (شَدّ) : یہ دراصل ہم مخرج یا ہم جنس حروف کے سکون اور حرکت کا امتزاج ہے، جو کبھی ایک کلمہ میں واقع ہوتا ہے اور کبھی دو کلمات میں۔ ابو الاسود نے خود تو نہیں مگر ان کے متبعین نے اس کے لئے "ے" کی شکل تجویز کی تھی جو دال مقلوبہ سے ماخوذ تھی۔[۹۸] پہلے اس کے لئے قوس کی شکل بھی (ٮ یا ٮ یا ⌓) اختیار کی گئی تھی[۹۹]۔

الخلیل نے اس کے لئے موجودہ علامت (ّ) ایجاد کی جو تشدید یا شدّہ کے "ش" سے ماخود ہے۔ اشکال کے معمولی فرق (مثلاً ّ یا ّ) کے ساتھ یہ نظام اب تک دنیائے اسلام کے مشرق و مغرب میں ہر جگہ مستعمل ہے۔ البتہ حرف مشدد مکسور کی حرکت کے موقع میں کہیں کہیں اختلاف ہے۔[۱۰۰] تشدید سے پہلے حرفِ ساکن ہو تو مدغم بتشدید حرف کو بعض ممالک خصوصاً مغرب میں علامت سکون سے خالی رکھا جاتا ہے مگر اہل مشرق تعریہ کی بجائے علامت سکون ڈالتے ہیں۔

(جاری ہے)

حواشی

۷۶۔ بعض مطبوعہ مصاحف میں بھی علامات ضبط کو متن کی سیاہی سے مختلف رنگوں میں چھاپنے کاالتزام کیا گیا ہے۔ مثلاً ایران سے انتشارات صالحی کی طرف سے خالقی زنجانی کی کتابت کے ساتھ ۱۳۹۵ھ میں شائع ہونے والا ضخیم و جمیل مترجم مصحف، جس میں تمام علامات ضبط سرخ سیاہی سے چھپے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے "کلیة القرآن" کے ایک اسی قسم کے منصوبہ طباعت قرآن کے نمونے کے کچھ صفحات مجلة الکلیة میں چھپے ہیں (دیکھئے مجلہ مذکورہ ص ۶۲۔۳۵۵) مختلف (بلکہ قلمی دور کی طرح چار مختلف) رنگوں میں مصحف کی طباعت کے بہترین نمونے نائیجریا کے بعض مصاحف کی صورت میں ملتے ہیں مثلاً الشریف بلا کے زیر اہتمام کانو (نائیجریا) سے ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء میں شائع ہونے والا ایک مصحف، جس میں متن سیاہ اور علامات تین رنگوں میں ہیں۔

۷۷۔ دیکھئے ابن درستویہ ص ۱۰ ببعد۔

۷۸۔ نیز دیکھئے عبود ص ۴۰۔۳۹

۷۹۔ المحکم ص ۵۰۔۷ ۴۷ و ۴۷ اور الطراز ورق ۲۸ بحث تشدید۔

۸۰۔ مثلاً دیکھئے یہی کتاب (المحکم) ص ۹۔۸ اور ص ۶۰ ببعد۔

۸۱۔ نائیجریا کی طرح سوڈان میں بھی قلمی مصاحف کی کتابت میں چار سیاہیاں استعمال ہوتی تھیں۔ یعنی متن کالی سیاہی سے، حرکات سرخ اور ہمزة الوصل کے لئے سبز اور ہمزة القطع کے لئے زرد رنگ۔ حکومت سوڈان بھی اپنے عوام کے لئے اسی طرح چار رنگوں میں مصحف طبع کرانا چاہتی تھی کیونکہ قلمی مصاحف مہنگے ہوتے تھے اور مصر سے آنے والے مطبوعہ مصاحف روایۃ حفص میں ہوتے تھے۔ [سوڈان میں الدوری عن ابی عمرو البصری کی روایت رائج ہے] اس غرض کے لئے ۱۹۶۶ء میں جامعہ ام درمان کے وائس چانسلر ڈاکٹر کامل باقر نے کراچی میں تاج کمپنی سے ایک قلمی سوڈانی مصحف کی رنگ دار عکسی طباعت کے لئے بات چیت کی مگر کمپنی نے اتنے اخراجات بتائے کہ انہیں پاکستان سے یہ نسخہ چھپوانے کی ہمت نہ پڑی۔ اس سے پہلے ۱۹۶۰ء میں مصر کے جمال عبدالناصر بھی سوڈان کی اسی قسم کی درخواست کو بوجوہ قبول نہ کرسکے تھے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے کتابچہ "کتابة المصحف" ص ۱۴، ۲۱، ۳۳ اور ۳۵

۸۲۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مقالہ ھذا کا پیراگراف نمبر ۱۰ اور نمونہ کے لئے دیکھئے المحکم (مقدمہ) ص ۳۸ اور مجلة الکلیة ص ۳۳۱ نیز اسی مجلہ کا سرورق۔

۸۳۔ اس کی تفصیل اسی مقالہ کے پیراگراف نمبر ۲۱ اور ۲۲ میں گزر چکی ہے۔

۸۴۔ نمونے کے لئے دیکھئے لنگز: (۱۱) پلیٹ نمبر ۱۱ تا ۱۵، ۴۱، ۵۰، ۵۶ تا ۵۸، ۸۳، و ۹۵، ۹۶، ۱۰۶، ۱۰۶ اور ۱۰۷۔

۸۵۔ المقنع ص۱۲۹ المحکم (مقدمہ) ص۸ ۳۸نیز دیکھئے اسی کتاب کا ص۵۱۔
۸۶۔ الطراز ورق ۲۴/ب غانم ص۵۸۸بعد۔
۸۷۔ مصحف الحلبی ص ۵۲۴۔
۸۸۔ چینی نمونے کے لئے دیکھئے "ختم القرآن" اور "الخطب الاربعون" نیز دیکھئے آربری پلیٹ نمبر۷۰اور اسی مقالے کے آخر پر ایک چینی قلمی مصحف کا نمونہ۔اس طرح کے ایرانی نمونے کے لئے ملاحظہ ہو "قرآن مجید بخط نستعلیق" (بقلم حسین میر خانی) از انتشارات کتاب خانہ ابن سینا ۱۳۸۵ھ۔ جس میں دونوں علامات سکون بغیر کسی تمیز کے لگائی گئی ہیں۔
۸۹۔ تجویدی قرآن (مقدمہ) ص۱۵۔۱۹
۹۰۔ مصحف الملک (ضمیمۃ التعریف) ص ح ل اور مصحف المدینہ (التعریف) ص ج و د
۹۱۔ الطراز ورق۱۹/ب و۲۰الف
۹۲۔ دیکھئے مصحف الجماھیریہ (التعریف) ص ل مصحف بروایۃ قالون (بقلم الخماسی) کا ضمیمۃ التعریف [جس پر ویسے صفحے نہیں ڈالے گئے] کا ص۳ نیز الطراز ورق۱۹/ب۔
۹۳۔ دیکھئے اوپر حاشیہ ۸۹
۹۴۔ مثلاً مصری و سعودی اور افریقی مصاحف میں (دیکھئے ان کے ضمیمہ ہائے تعریف)
۹۵۔ مثلاً پاکستانی تجویدی قرآن مجید میں دیکھئے اس کا مقدمہ ص۲۰
۹۶۔ مثلاً برٹش لائبریری کا رنگ دار مطبوعہ "قرآن کارڈ" نمبرBL-C/OM/059 جو مصر میں لکھے گئے پانچ سو سال پرانے ایک قلمی مصحف سے لیا گیا۔ چینی اور "بہاری" مصاحف کے کچھ قلمی اوراق مقالہ نگار کے پاس موجود ہیں جن سے یہ معلومات لی گئی ہیں۔
۹۷۔ نمونہ کے لئے دیکھئے مذکورہ بالا "قرآن کارڈ" نیز لنگز (II) پلیٹ نمبر۴۵۔
۹۸۔ المحکم ص۴۹ بعد۔ نیز الطراز ورق۲۶/الف بعد۔
۹۹۔ تفصیل کے لئے رجوع کیجئے مقالہ ھذا پیراگراف نمبر۷۱
۱۰۰۔ غانم ص۵۹۰ بعد۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔